اخبار نور افشاں لودیانہ

اخبار
صداقت
اظہار ہر پنجشنبہ کو
شائع ہوتا ہے۔ جسمیں
[illegible]

[illegible]

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۲۲ — مطبوعہ ۳۰ مئی ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۷

نور افشاں

مطبوعہ ۳۰ مئی ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ

ایک اخبار کانگرس کا معاون بڑی عجیب طرح سے کانگرس کی ضرورت بیان کرتا ہے جسکو پڑھ کر بلاتحمل ہنسی آتی ہے۔ پہلے تو وہ مسٹر کرافورڈ کے بارے میں گورنمنٹ پر قومی جانبداری کا الزام لگاتا ہے اور پھر مسٹر لارینٹ وجج پٹنہ وغیرہ کا حال بیان کر کے انکو ہندوستانیوں کے قاتل بیان کرتا ہے اور پھر ذیل کے فقرے تحریر کرتا ہے۔ "اُن واقعات کے مشاہدہ پر بھی ملک کے دشمن کہتے ہیں کہ کانگرس کی کچھ ضرورت نہیں"۔ پبلک ان باتوں سے بےخبر نہیں کہ رشوت ستانی کا بازار روز افزوں ہے اور نہ صرف مندرجہ بالا اور اور انگریز صاحبان پر بلکہ دیسی صاحبان پر بھی جنکا وقتاً فوقتاً اخباروں میں بیان ہوتا رہتا ہے ایسے الزامات لگائے جاتے ہیں اور بعض نے کردار کی سزا بھی خوب پاتے ہیں لیکن یہہ کیا معنے کہ ایسی باتوں سے کانگرس کی ضرورت ہے۔ کیا کانگرس رشوت ستانی کو مٹا دیگی۔ اور اگر گورنمنٹ کسی طرح سے اپنی قوم کی رعایت کرے تو کیا کانگرس کا ہونا یہہ مقصد رکھتا ہے کہ گورنمنٹ کو روکے اور خود گورنمنٹ بنکر مسٹر کرافورڈ و لارینٹ جیسوں کو سزا قرار واقعی دیوے۔ اور جسطرح پر کہ اب وے (بقول اُس اخبار) ہندوستانیوں کے قاتل ہیں پھر اُنسے بدلہ لیوے۔ جو ایسی باتوں سے خیالات پیدا ہوتے ہیں اُنکا بیان کرنا بھی مصلحت نہیں۔ لیکن تعجب ہے کہ کانگرس کے معاون کیوں اسطرح کی چالیں چلتے اور اُنہوں نے (اگرچہ اپنی دانست میں ملک کی بہتری کا خیال مدنظر رکھا ہوا ہے) نفاق ڈالنے کا طریق کیوں اختیار کیا ہے۔ چنانچہ عالم تصویر کا مضمون بہ عنوان "نیشنل کانگرس سکھ اور وہابی" مطبوعہ ۱۴ مئی ۱۸۸۹ء کا جو اُنکے ایک نامہ نگار "اے محمڈن" کیطرف سے لکھا گیا قابل توجہ ہے جسمیں کانگرس کے بڑے معاون ہیوم صاحب کی تقریرات کا کچھ بیان ہے۔ اور آخر میں نامہ نگار صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ "ہم آخر میں یہہ تحریک کئے بغیر ہرگز نہیں رہ سکتے کہ ہندوستان کے تمام ہندو (سکھ) اور مسلمانوں کو لازم ہے کہ وہ بذریعہ اپنی انجمنوں اور تحریرات کے مسٹر ہیوم کے اس خیال پر نفرت اور حقارت ظاہر کریں اگر ایسا نہ کیا گیا تو ہم یقیناً کہہ سکتے ہیں کہ کل ہندوؤں اور مسلمانوں کے گروہوں پر بھی حملہ ہوگا اور ایک گروہ دوسرے گروہ کو ایسا ہی باغی سمجھ کر حد سے زیادہ خوش ہوگا۔ مسلمان پولیٹکل حیثیت سے ایک ہیں اگر اُن پر کوئی پولیٹکل حملہ ہو تو ہمکو لازم ہے کہ سب ملکر اُس حملے کو روکیں" +

محمڈن صاحب کا یہہ کہنا بالکل درست ہے بلکہ نہ صرف یہہ ہی ہوگا بلکہ اس سے زیادہ گورنمنٹ کو بڑا نقصان اُٹھانا پڑیگا۔ اسلئے اب شروع ہی میں ضرور ہے کہ ایسے سلسلوں ہی کو بند کرے ورنہ بڑی بڑی دقتیں پیش آنیکا احتمال ہے +

ہمعصر بھارت سدھار گورنمنٹ کے اُس حکم پر کہ تمام مسلمانان متلاشی روزگار کے نام کی فہرست پیش کیجاوے اور

* جنکو کانگرس کا بانی مبانی ہی کہنا درست ہے +

[ک]وئی آسامی خالی ہو تو اُنکو پہلے دیجاوے۔ بڑا ناراض ہو کر [لک]ھتا ہے کہ سخت افسوس ہے کہ ہماری گورنمنٹ نے یہہ کیسا انوکھا [حکم] دیا ہے۔ کیا ہندوؤں سے کچھ خاص خاص رعائتیں گورنمنٹ نے کیں تھیں۔ جواب مسلمانوں سے مرعی اور ملفوظ کرنا چاہتی ہے حقیقی بات تو یوں ہے کہ کیا مسلمان کیا ہندو اور کیا عیسائی سب گورنمنٹ کی رعایا یکساں ہیں۔ اور گورنمنٹ کو سب کیطرف ایک نظر سے دیکھنا چاہئے۔ مثلاً جبکہ ایک باپ کے کئی بیٹے ہوں اگر باپ اُنمیں سے کسی ایک کے ساتھ خاص طور سے کوئی رعائت کرے تو کیا دوسرے جرانہ مانگینگے کیا وے نہ کہینگے کہ کیوں اس کے ساتھ ایک خاص قسم کی رعائت کی جاتی ہے جسحال میں کہ ہم بھی ویسا ہی حق رکھتے ہیں۔ اس میں ہمارے ہمعصر کی شکائت بجا ہے۔ لیکن وہ صرف ہندوؤں کا ذکر کرتے ہیں پر ہماری رائے میں گورنمنٹ کی تمام رعایا کا ایسا ہی حق ہے چاہے کوئی قوم کیوں نہو۔ کیونکہ سب کو یکساں موقعہ ترقی کرنیکا ملا ہوا ہے۔ اور اگر کوئی قوم کسیطرح سے سُست ہو جاوے تو یہہ اُس قوم کا اپنا قصور ہے اور اپنے قصور کی سزا اُسکو ضرور اُٹھانی چاہئے۔ اور ایک خاص قسم کی رعائت کر کے دوسری قوموں کو شکائت کا موقعہ دینا گورنمنٹ ہند کی صلح کُل کی پالیسی کے برخلاف ہے +

لچھمنداس مُتلاشی کا خط

حسب وعدہ ہم وہ خط درج اخبار کرتے ہیں جو لچھمنداس نے پادری ای۔ پی نیوٹن صاحب کی طرف لکھا تھا۔ حالانکہ آریا صاحبان نے اپنی بہت کچھ کارروائی کر لی تھی اور اپنی سمجھ میں آریائی ایمان لچھمنداس کے دل میں پورے طور سے موثر کر چکے تھے اور کئی اخباروں نے بھی اس بات کی تصدیق کی تھی کہ اب وہ آریا ہو گیا ہے اور دیانندی سکول میں داخل ہو گیا ہے۔ مگر ذیل کے خط سے جو اُس واقعہ کے بعد اُسنے بھیجا یہہ بات بخوبی ثابت ہو گئی کہ آریوں کی یہہ کارروائی محض خیالی اور بناوٹی تھی ورنہ لچھمنداس کے ایمان میں ذرہ سا بھی فرق نہیں آیا جیسا کہ اُسنے پہلے مسیحی ہونیکا اقرار کیا تھا وہ اب تک اسپر قائم ہے اور خط کے لکھنے تک وہ ایمان مسیحی میں مضبوط ہے٭۔ وہ خط یہہ ہے +

جناب پادری صاحب۔

بندگی۔ جو تعلیم کہ میں نے آپ سے پائی ہے اُسکے لئے میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔ آپنے جو خط مجھے بھیجا تھا میں افسوس کرتا ہوں کہ وہ میری پگڑی میں سے گر پڑا۔ کیونکہ میں نے عام کے سامنے پڑھنا مناسب نہ خیال کیا۔ اُمید ہے کہ آپ مہربانی کر کے وہ ہدائت جو آپ نے اُس خط میں لکھیں تھیں اُنکی نقل مجھکو بھیج دیجئے تاکہ میں اُس سے فائدہ اُٹھا سکوں +

راقم

آپکا تابعدار

لچھمنداس

اب آریا صاحبان فرماویں کہ وہ آریوں کی نصیحت سے جو اُنہوں نے کئی جگہہ سے تشریف لا کر بڑی کوشش اور محنت سے کی تھی مشکور تھا یا کہ مسیحی نصیحت سے جسپر وہ دل وجان سے فدا تھا۔ اور مار پیٹ کے وقت بھی جبکہ ہندوؤں نے اُسکی روح کو جو سچائی کی بھوکھی تھی مادی غذا سے سیر کرنا چاہا صاف کہا کہ مجھے وہ کلام حضرت عیسیٰ کا یاد آتا ہے جہاں اُنہوں نے فرمایا ہے کہ مُجھپر ایمان لانے والوں کو بڑی سختیوں کا سامنا پڑیگا۔ اور کیا اُسنے آریوں کی ہدائت سے فائدہ پایا یا کہ پادری صاحب کی تعلیم سے جب کہ پادری صاحب کے پاس خط لکھا کہ وے اُسکو وہ ہدائت جو اُنہوں نے ایک خط میں جو گم ہو گیا تھا لکھی تھی پھر لکھ بھیجیں۔ صاف معلوم ہوتا ہے کہ آریوں کی ہدائت اُسنے کافی نہ سمجھی۔ اور ایک یہہ امر قابل غور ہے کہ پادری صاحب کا وہ خط جو لچھمنداس کی طرف بھیجا تھا جسکا ذکر وہ اپنے خط میں کرتا ہے کہ پگڑی سے گر پڑا ایک اخبار کے ذریعے معلوم ہوا کہ وہ خط صاحبان آریوں کے ہاتھ میں پہنچ گیا ہے۔ اور اُنہوں نے اُسکو پڑھکر اُسکے مضمون کا بھی اشارہ دیا ہے۔ کیا یہہ ایک امر بیجا اور جرم صریح نہیں ہے کہ کسی کا خط بدون مرضی کھولکر پڑھ لینا اور جبکہ وہ خط اُسکے پاس تھا اور وہ ذکر کرتا ہے کہ اُسکے پاس سے گر پڑا تو کیا یہہ خیال درست نہیں کہ وہ خط اُسکے پاس سے چُرا لیا گیا۔ ناظرین خیال فرماویں کہ کیا آریوں کی یہہ تمام کارروائی سچائی اور انصاف پر مبنی ہے یا کہ خلاف دینی و دنیوی قانون کے خیر ہم تو صرف اتنا ثابت کرنا چاہتے تھے کہ آریا صاحبان کیسے دھرمی ہیں اور اُنکی ایسی کارروائیوں سے اُنکے دھرم کی صداقت کہاں تک ہمکو پہنچتی ہے +

٭ اور یہہ بھی معلوم ہووے کہ لچھمنداس دیر کے روز جبکہ آریوں کے گمان میں وہ اُنکا چیلا ہو چکا تھا مشن اسکول میں مسٹر گھوس صاحب کے پاس سکول سرٹیفکٹ لینے کے واسطے گیا تو بابو بنرجی صاحب نے اُس سے اُس کے دلی ایمان کی بابت پوچھا اُسنے کہا کہ "میرا ایمان خداوند یسوع مسیح پر ہے اور میں اپنے اقرار پر قائم ہوں"۔ اور اُس کے بعد وہ یہہ خط لکھتا ہے جو ذیل میں درج ہے +

اُس مقدمے کی بابت جسکا نورافشاں کے ایک پرچے میں ذکر ہو چکا ہے کچھ تھوڑا سا بیان ہم پنجاب مشن نیوز سے ناظرین کے مطالعہ کیواسطے ترجمہ کرتے ہیں "اس مقدمے کی بابت مخزن مسیحی سے معلوم ہوا کہ اس مقدمے کے ضمن میں ہائی کورٹ میں ایک سوال پیش کیا گیا کہ آیا یہہ درحقیقت ممکن ہے کہ بڑا بھائی چھوٹے بھائی پر اُسکے بپتسمہ لینے اور مذہب چھوڑنے سے ناراض ہو اور اُسکو قتل کرنے کی دھمکی دے سکے۔ خواہ وہ ایسا نہ بھی کرے۔ اسپر ایک بیرسٹر صاحب نے یہہ جواب دیا کہ "میری سمجھ میں ایک بھائی ایسی دھمکی دے ہی نہیں سکتا"۔ اور ایک عالم شخص نے بھی جواب دیا کہ "میری دانست میں بھی یہہ واہیات معلوم ہوتا ہے" +

ہمارا ہمعصر کہتا ہے کہ "یہہ صرف ضدی باتیں ہیں۔ ہم ایک ماجرہ کا بیان کرتے ہیں جو سینٹ پال ڈوینٹی اسکول کے مسٹر ہیکنس کی رپورٹ میں ہے کہ ایک بھلا طالبعلم جو اسکول میں ہے برہمن تھا۔ وہ ایک کیتھی کسٹ کے وسیلے اجودھیا میں عیسائی ہو گیا تھا۔ اسپر اُسکو اور اُسکی عورت کو جو عیسائی ہو گئی تھی اُسکے ہندو دوستوں نے زہر دے دی تھی۔ زہر کے نتیجے سے وہ عورت

شل بگل کے ہوگئی اور اُسکی تندرستی میں بڑا فرق آگیا۔ بپٹسٹ مشن کے متعلق فی الحال ایک نومرید کا تذکرہ ہمنے سُنا ہو کہ جب اُسنے بپتسمہ لے لیا اُسکے دوست کسی کھیت میں اُسکی گھات میں لگے رہے۔ اُسکو مارتے مارتے مار ہی ڈالا۔ مندرجہ بالا دونوں ماجرے الہ آباد کے پادری صاحبان ثبوت میں پیش کرسکتے ہیں" +

پنجاب میں بھی ایسے واقعات کئی ایک ہوگذرے ہیں جنکا ہم ذکر کرسکتے ہیں۔ دنیا کے تاریک اور گمراہ ملک بے رحمی سے بھرے ہوئے ہیں اور نومریدوں پر ایسی بہت بے رحمیاں بہت سی جگہہ ہوئی ہیں +

اب ہم اُن چند ایک کا ذکر کرتے ہیں جو اس وقت ہمکو یاد آتے ہیں +

اول۔ ایک ہندو لڑکے نے اپنا عیسائی ہونیکا ارادہ ظاہر کیا۔ اسپر بہت سی مار پیٹ اُسپر پڑی کہ وہ اپنے اس ارادے کو چھوڑ دیوے۔ مگر سب بے فائدہ ہوئی۔ اسکو ایک چارپائی سے باندھا گیا اور اُسکے باپ نے جلتا چراغ لیکر اُسکی ایڑیوں پر اور اُسکے ہاتھ کی ہتھیلیوں پر لگایا حتیٰ کہ وے جھلس گئیں۔ اور وہ اُسکے جان سے مارنے کی تجویز میں تھا۔ مگر اُسی وقت پولیس موقعہ پر پہنچ گئی +

دوم۔ تین اور لڑکے جو عیسائی ہوگئے تھے اُن کو بھی زہر کھلائی گئی۔ اور اُنپر اُسکا بُرا اثر ہوا۔ ایک اور ہندو سے بھی یہی سلوک ہوا۔ لیکن جب اُسکے دوست اُسکو واپس لے گئے وہ ایسے ہی شبہے سے مرگیا۔ ان سب حالتوں میں زہر خورانی کرنیوالے اُسکے قریبی رشتہ دار تھے +

سوم۔ ایک اور محمدی کے حال میں ذکر ہو کہ اُسکے عیسائی ہونے پر اُس سے بڑی بدسلوکی کی گئی اور بھوکھا رکھکر مار ڈالنے تک نوبت پہنچی۔ مگر وہ بھاگ کر بچ گیا۔ اور اُسی نومرید کے چچے نے جو ایک معزز مولوی اور اُس لڑکے کے لئے باپ سے بھی زیادہ تھا کہا کہ "اگر وہ میرے پاس ایک دفعہ آوے تو میں اُسکا گلہ کاٹ ڈالونگا"۔ اور اُس لڑکے کے باپ نے ایک بڑا انعام کا وعدہ اُس شخص کے واسطے کیا جو اُسکے بیٹے کو مار ڈالے یا اُسکے مرنے کی خوشخبری اُسکو پہنچاوے۔ "شریروں کی نرم مہربانیاں بھی بےرحمیاں ہیں"۔ اس ملک میں لوگ اُن سختیوں۔ تکلیفات۔ اور بےرحمیوں سے جو آدمیوں۔ عورتوں اور نوجوانوں کو مسیح کی خاطر اُٹھانی پڑتی ہیں بے خبر ہیں۔ اُن میں سے بہتوں کی بابت یہہ کہہ سکتے ہیں کہ "یہہ وے ہیں جو بڑی تکلیفات میں سے آئے ہیں" +

جج اور بیرسٹر صاحبان کو اسبات پر یقین نہیں کہ ایک بھائی ایسی سختی اپنے بھائی پر روا رکھ سکتا ہو۔ معلوم ہوتا ہو کہ صاحبان موصوف اُس ذلت اور ندامت سے بے خبر اور ناآشنا ہیں جو نومرید کے خاندان پر اُسکے بپتسمہ لینے سے پڑتی ہو۔ لیکن اسمیں تو کچھ تعجب نہیں۔ کہ جنہوں نے پاک کلام کو پڑھ لیا ہو اُنکو یہہ بات بخوبی معلوم ہو +

"اے بھائیو تعجب نہ کرو کہ دنیا تم سے دشمنی رکھتی ہو شاگرد اپنے استاد سے بڑا نہیں۔ اور نہ نوکر اپنے خاوند سے"۔ ہمارے خداوند نے بھی ایسا ہی اُنکے حق میں جو اُنپر ایمان لاوینگے پہلے ہی سے پیشگوئی سے فرما دیا تھا کہ ایسا ہوگا۔ چنانچہ لکھا ہو "خبردار۔ کوئی تمہیں فریب نہ دیوے۔ تب وے تمکو ستانے اور مارنے کے لئے حوالہ کرینگے۔ اور میرے نام کی خاطر قومیں تم سے دشمنی رکھینگی"۔ اور دیکھو میں تمہیں بھیڑیوں میں بھیڑوں کی طرح بھیجتا ہوں آدمیوں سے خبردار رہو کیونکہ وے تمکو مجلسوں کے حوالے کرینگے اور وے تمکو اپنے عبادت خانوں میں کوڑے مارینگے۔ اور میرے نام کی خاطر حاکموں اور بادشاہوں کے آگے کھینچے جاؤگے اور بھائی بھائی اور باپ بیٹے کو قتل کے لئے حوالہ کریگا۔ اور لڑکے اپنے ماباپ کی مخالفت میں اُٹھینگے۔ اور اُنہیں مروا ڈالینگے اور میرے نام کے باعث سب تم سے دشمنی کرینگے۔ یہہ مت سمجھو کہ میں زمین پر صلح کروانے آیا۔ صلح کروانے نہیں بلکہ تلوار چلانے کو آیا ہوں کیونکہ میں آیا ہوں کہ مرد کو اُسکے باپ اور بیٹی کو اُسکی ما اور بہو کو اُسکی ساس سے جُدا کروں۔ اور آدمی کے دشمن اُسکے گھر ہی کے لوگ ہونگے۔ بلکہ وہ وقت آتا ہو کہ جب کوئی تمہیں قتل کریگا وہ خیال کریگا کہ میں خدا کی بندگی بجا لاتا ہوں۔ یہہ سب کچھ وے تم سے کرینگے اسلئے کہ اُنہوں نے باپ کو نہیں جانا" +

اسبات میں اُنکے واسطے جو مسیحی دین کی صداقت کو بخوبی جاننا چاہتے ہیں اور کوئی کافی ثبوت ایسا نہیں سوا اسکے کہ مسیح کا نام اپنے اوپر لیویں اور دیکھیں کہ آیا یہہ باتیں جو ۱۸۰۰ برس سے زیادہ گذرے کہی گئی تھیں اب ہندوستان میں سچ اور برحق ثابت ہوتی ہیں یا نہیں۔ دین عیسوی کی صداقت کا ثبوت دنیا کی تواریخ میں شہیدوں کے خون سے محفوظ ہو۔ اس ملک میں خدا کی مہربانی سے ہم سرکار انگریز کے زبردست بازو کے زیر سایہ رہتے ہیں اور اسلئے دشمن کے غصے سے بچے ہوئے ہیں۔ مگر کیا کوئی اس امر میں شک کرسکتا ہو کہ ایسے بہت آدمی اس ملک میں ہیں کہ اگر اُنکو کوئی موقعہ ملے تو وے عیسائیوں کے قتل کرنے میں جو اُنکے درمیان رہتے ہیں کچھ ڈھیل کرینگے۔ کیونکہ ایسے کام میں صرف مرضی ہی نہیں لیکن طاقت بھی درکار ہو۔ ظاہرہ باتیں تو البتہ بدل گئی ہیں لیکن ناپاک دل ابھی تک بُری طرح سے آلودہ ہو۔ اور وہی شیطان آدمیوں کو ترغیب دیتا ہو کہ خدا کی حقارت کرنے والے بنیں۔ حالیں میڈاگاسکر۔ یوگنڈا۔ چین اور بحر جنوبی اور اَور بہت جگہہ کی کلیسیائیں موجود ہیں جنمیں سے بہت شہید ہوچکے ہیں اور اسبات کے گواہ ہیں کہ قدیم زمانوں کیطرح اب بھی خوفناک اور سخت نفرت کا آوازہ آتا ہو "لے جا۔ لے جا۔ اُسے صلیب دے۔ اسکو نہیں بلکہ بربّاس کو ہمارے لئے چھوڑ دے" +

شراب کا خانہ خراب۔ فارس کا ایک بادشاہ کمبیس نامے تھا جو ہمیشہ شراب کے نشے میں مخمور رہتا تھا۔ ایک دفعہ اُسکے دانا وزیر پریکسا پس نے اُسکو سمجھایا کہ بہت شراب خوری سے انسان کی تندرستی۔ عقل و حواس میں فرق آتا ہو۔ یہہ سنکر اُس بادشاہ نے بہت سی شراب منگوائی اور مدہوش ہوکر کہا کہ اس وزیر کا لڑکا سامنے لایا جاوے۔ اور جب وہ لایا گیا۔ تو اسنے کہا کہ اب میں دیکھوں کہ شراب پیکر مجھسے اچھا نشانہ لگتا ہو کہ نہیں اور یہہ کہکر تیر لڑکے کے دل میں مارا اور عدم کو پہنچایا +

مراسلات

بقیہ عیسویت شافی قدرت ہے

سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں نمبر ۱۹ ۱۸۹۹ء

امر سوم۔ کفارہ مسیح کا فائدہ

مسیح کے کفارہ کی قدر اُن فائدوں کے سبب سے زیادہ واجبی ہے جو اس سے حاصل ہوتے ہیں۔ کفارہ کی قابلیت صرف اسبات میں نہیں ہے اسکے ذریعے سے راہ نجات کھل گئی ہے بلکہ اسبات میں بھی ہے کہ وہ اخلاقی قدرت ہے یعنے اس میں نیکی اور خوشی کی افزائش کے لئے قوی ترغیب ہے اُس میں یہہ زور ہے کہ انسان کی مرضی کو نیکی کی طرف مائل کرے۔ اور وہ اسطرح سے کہ کفارہ مسیح راستی اور محبت کا نمونہ ہے۔ اور نمونہ میں بڑا زور ہوتا ہے۔ صلاح اور نصیحت اور تعزیریں بھی زور تو ہے مگر نمونہ میں سب سے بڑھکر قدرت اور تاثیر ہے تاکہ انسان کی طبیعت کو نیکی کی طرف پھیرے۔ اگر بڑوں کا نمونہ چھوٹوں کے لئے۔ اور نیکوں کا نمونہ بدوں کے لئے کارگر ہے تو خدا کا نمونہ عالم میں سب سے زیادہ اخلاقی تاثیر رکھتا ہے۔ خدا کے کلام اور احکام اور دھمکیوں۔ اور وعدوں میں قدرت تو ہے۔ مگر اسکا نمونہ ان سے بڑھکر زور رکھتا ہے +

اب ایک دوسرے سے بھلا کرنا نیکی ہے۔ اور خدا سب سے یہہ نیکی طلب کرتا ہے۔ جو نیکی نہ کریں اُنکو سزا کے لائق قرار دیتا ہے اور جو کریں اُنسے ہمیشہ کی زندگی کا وعدہ کرتا ہے۔ لیکن اس امر میں اسکا اپنا نمونہ محبت کا جو اُسنے کفارہ میں دکھلایا ہے سب سے قوی اخلاقی تاثیر رکھتا ہے۔ چنانچہ یہہ نمونہ پیش بھی کیا گیا ہے۔ "اے پیارو جبکہ خدا نے ہم سے ایسی محبت رکھی تو لازم ہے کہ ہم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھیں" (۱۔ یوحنا ۴: ۱۱) یعنے خدا نے کفارہ سے انتظام اخلاقیہ کی غرض کو قائم رکھا بلکہ اسکو لازمی ثابت کیا کہ انسان نیکی کرے اور خوشی حاصل کرے۔ پس عالم میں سب سے قوی چیز جو انسان کو نیکی کی طرف مائل کر سکتی ہے۔ وہ کفارہ مسیح ہے۔ اور اُس سے دو گونہ فائدہ حاصل ہے۔ ایک یہہ کہ گنہگاروں کے لئے نجات ممکن ہو جاوے۔ دوسرے یہہ کہ نیکی کرنے اور ازاں موجب خوشی اور آرام حاصل کرنے کے لئے قوی موجب اور ترغیب ملجاوے۔ اسلئے مسیح انسان کے لئے شافی قدرت ہے کہ نہ صرف گناہ کی سزا سے بچاتا بلکہ گناہ سے پاک بھی کرتا ہے۔ اے گنہگارو! اور کیا چاہئے؟ اے مسیحی بھائی جانیں کہ کیوں خداوند اپنے ایمانداروں سے فقیہوں اور فریسیوں۔ ہندؤں اور محمدیوں کی راستبازی سے زیادہ طلب کرتا ہے۔ روحانی زندگی اور نئے جنم کی کیوں تاکید کرتا ہے۔ ہاں ہر ایک آدمی جانے کہ مجھ پر کیا فرض ہے +

(باقی آئندہ)

راقم۔ جی۔ ایل ٹھاکر داس
گجرانوالہ۔

تیسرے دن مردوں میں سے پھر جی اُٹھا

بعض بعض مسیحی کلیسیا میں چند روز ہوئے ایسٹر کی نماز ہوئی اور اب بھی اتوار کی نماز میں ایسٹر کے اوپر اشارہ ہوتا ہے یہہ نماز مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے یادگار کی نماز ہے۔ سو میں نور افشاں کے پڑھنے والوں کی خدمت میں چند باتیں مسیح کے جی اُٹھنے کی بابت پیش کرتا ہوں +

اِس ماجرہ کا بیان چاروں انجیل میں پایا جاتا ہے + متی رسول بیان کرتا ہے۔ کہ خداوند یسوع مسیح مردوں میں سے جی اُٹھکر پہلے ایماندار عورتوں کو دکھائی دیا اور کہا تم سب خوش ہو۔ لوقا اور یوحنا بیان کرتا ہے جب وہ جی اُٹھنے کے بعد ایماندار مردوں سے پہلے مخاطب فرمایا تم پر سلام اِس فرق کا سبب ایک مشہور مسیحی معلم یوں بیان کرتا ہے۔ عورتوں کا ایمان مضبوط تھا وے صرف مسیح کے دُکھ اور موت کے سبب سے غمگین تھیں۔ اسواسطے خداوند نے اُنکو کہا تم سب خوش ہو۔ مردوں کا ایمان سُست ہو گیا تھا۔ وے سوچتے تھے کہ مسیح بنی اسرائیل کو مخلصی بخشے گا اسواسطے اُسکے مرجانے سے نا اُمید ہوکر حیران ہوتے تھے اُن کا دل شک و شبہ سے بھر گیا تھا اسواسطے مسیح نے اُنکو دیکھکر کہا تمہیں سلام یعنے تمہارے دل میں سلامتی ہووے مت گھبراؤ۔ شک شبہ کو دل سے دور کرو۔ دیکھو میں جیتا ہوں یہہ کلام سلامتی کا ہمارے لئے بھی ضرور ہے۔ نیچر کے قاعدوں کی پائیداری پر اعتقاد اسقدر بڑھ گیا ہے اور مخالف دین مسیحی کے اعتراض مسیح کے جی اُٹھنے پر اسقدر ظاہر ہو رہا ہے کہ خواہ مخواہ اُسکی نسبت دل میں گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے۔ اور اُسکو مان لینا نہایت مشکل معلوم ہوتا ہے۔ سلامتی تب ہی دل میں پیدا ہو سکتی ہے جب اُسکے جی اُٹھنے پر پورا یقین ہو۔ اور یہہ یقین تب ہی پورا ہو سکتا ہے جب ہم پورا اعتقاد مندرجہ ذیل باتوں پر رکھیں۔ اول مسیح کی عجیب شخصیت پر دوم انسان کی گواہی کی معتبری پر +

پہلا مسیح کے جی اُٹھنے کے ماجرے پر یقین کرنیکے لئے ضرور ہے کہ ہم مسیح کی عجیب شخصیت پر یقین کریں کہ مسیح کی شخصیت عجیب تھی وہ ایسا ایک شخص تھا جسمیں انسانیت اور الوہیت اکٹھی سکونت کرتی تھیں وہ بے گناہ انسان تھا اور اپنے کام و کاج سے اور گفتگو سے اور اقرار سے اپنی بے گناہی ظاہر کی اُسمیں الوہیت کا کمال موجود تھا۔ اُسنے اپنے کام اور کلام سے خدا کے برابر ہونا ظاہر کیا۔ سوائے اسکے ہمکو یاد رکھنا چاہئے کہ مسیح کا جی اُٹھنا ایسے ایک آدمی کا جی اُٹھنا ہے جسکی موت فوق العادت ہے اُسنے کانٹوں کا تاج پہن لیا لیکن وہ تاج دنیا کا قہر تھا جو اُسکے سر پر رکھا گیا۔ وہ صلیب پر ٹنگ گیا تاکہ وہ زمین اور آسمان کے بیچ کھڑا ہو وہ دو چوروں کے بیچمیں رکھا گیا تاکہ آخری عدالت کا نشان ہو اُس دن اُسکے دہنے ہاتھ بھیڑیں ہوں گی اور بائیں ہاتھ پر بکریاں جیسے کہ تائب اور بے تائب چور کھڑے کئے گئے تھے آسمان کی ہوا اُسکے منھ پر لگی اور اُسنے آسمان کا دروازہ مغفور گنہگاروں کے لئے کھولا +

مرنا اُسکے لئے ایک فوق العادت کام تھا مشہور ہو رہا

روسو نے ٹھٹھے سے مسیح کی موت کی بابت یوں بیان کیا ہے۔ اُسکی موت خدا کی موت ہے۔ اگرچہ یہہ بات اُسنے ٹھٹھے سے کہی ہے۔ تو بھی یہی عیسائیوں کا عقیدہ ہے پہلے تین انجیلوں میں بیان ہوا ہے کہ مسیح مرنے کے وقت اونچی آواز سے چلّایا اسکو سُنکر رومی صوبہ دار نے کہا کہ یہہ شخص سچ مچ خدا کا بیٹا ہے علاوہ بریں یاد رکھنا چاہیے کہ مسیح نے اپنی جان خوشی سے دی اُسنے خود فرمایا میں اپنی جان بھیڑوں کے لئے دیتا ہوں مجھے اختیار ہے کہ میں اُسے دیدوں اور مجھے اختیار ہے کہ میں پھر اُسے اُٹھالوں۔ یہہ تو سچ ہے کہ لوگوں نے اُسے پکڑا اور رسی سے باندھا لیکن وہ بندھا ہوا زیادہ اپنی مرضی اور خوشی سے تھا خدا کی مرضی اور دنیا کی محبت کی ڈور اُسپر زیادہ مضبوط تھی اور انہیں کے سبب سے جیسے بھیڑ اپنے بال کترنے والوں کے سامنے چپ چاپ رہتی ہے اُسیطرح وہ اپنے پکڑنے اور ستانے والوں کے سامنے چپ چاپ رہا اُسکی عقل اور سمجھ آخر تک قائم رہی وہ مرتے وقت مغلوب نہوا بلکہ موت پر غالب رہا یہہ بھی یاد رکھنا مناسب ہے کہ مسیح کا جی اُٹھنا پیشین گوئیوں کی کلام کے مطابق تھا پولوس رسول کہتا ہے کہ وہ گاڑا گیا۔ اور تیسرے دن کتابوں کے موافق جی اُٹھا پھر دوسری جگہہ اُس وعدہ کو جو باپ دادوں سے کیا گیا تھا خدا نے ہمارے لئے جو اُنکی اولاد ہیں بالکل پورا کیا کہ یسوع کو پھر جلایا اگر ہم غور سے نبوت کی کتابیں پڑھیں تو اکثر ہم یہہ دیکھینگے کہ مسیح کی موت اور دکھہ کا بیان ہے اور بعد اُس جلال کا جسمیں وہ جی اُٹھکر داخل ہوا۔ پطرس کا بیان ہے کہ اُسکو خدا نے موت کے بند کھولکر اُٹھایا کیونکہ ممکن نہ تھا کہ وہ اُسکے قبضہ میں رہے +

دوسرا مسیح کے جی اُٹھنے کا یقین معتبر گواہی پر موقوف ہے پیشتر کہ ہم اِس گواہی کیطرف متوجہ ہوویں ہم اُن خیالوں کا بیان کرینگے جو مسیح کے زندہ ہونے اور آسمان کے چڑھ جانیکی بابت ممکن ہیں۔ پہلا یہہ کہ خداوند یسوع مسیح حقیقت میں نہیں مرا بلکہ جب صلیب پر سے اُتارا گیا تھا تو حالت غشی میں تھا اور اُسکے شاگردوں نے مردہ سمجھکے یہودیوں کی رسم کے بموجب اُسکے بدن پر خوشبوئیں ملیں اور اُسکو دفن کیا بعض لوگ سوچتے ہیں کہ اُن خوشبوؤں کے ملنے اور ٹھنڈی ہوا کے لگنے سے جب شاگرد اُسکو قبر میں رکھہ کر چلے گئے تو اُسکی بیہوشی جاتی رہی تب وہ رفتہ رفتہ قوت حاصل کرکے قبر میں سے نکل آیا اور کسی پوشیدہ مکان میں جاکر چھپا رہا ہوگا اور کبھی کبھی اُس مکان سے نکل کر چالیس روز تک شاگردوں پر ظاہر ہوتا رہا اور بعد چالیس روز کے بالکل غائب ہوگیا اور شاگردوں کو نظر نہ آیا شاگرد یہی سمجھتے رہے کہ ہمارا خداوند جی اُٹھا۔ اور آسمان پر چلا گیا۔ اِس خیال کی نسبت میرا جواب یہہ ہے کہ یہہ صرف خیال ہی ہے کہ جسکا کچھہ ثبوت نہیں۔ انجیل نویسوں کی شہادت کے خلاف ہے کہ وہ سچ مچ مرگیا تھا اسکو ہم قبول نہیں کرسکتے سوائے اسکے یہہ خیال میری نظر میں بالکل ناممکن معلوم دیتا ہے۔ کیونکہ مسیح نہ صرف مصلوب کیا گیا تھا بلکہ بھالے سے اسکا پہلو چھیدا گیا تھا۔ اگر وہ غشی کیحالت میں ہوکر قبر میں زندہ ہوا تو نہائت کمزور ہوگا یہہ ممکن نہیں معلوم دیتا کہ ایسے بھاری پتھر کو کہ جسکی نسبت عورتیں خیال کرتی تھیں کہ اُسے ہمارے لئے کون ڈھلکاویگا خود ڈھلکا کر نکل گیا ہو پہرے والوں کی آنکھ بچا کر بھاگ گیا ہو۔ اور بھاگ کر کہاں گیا اس خیال کے بموجب شاگردوں کے پاس نہیں گیا اگر دشمنوں کے پاس گیا تھا تو ممکن نہیں معلوم دیتا کہ انہوں نے اسکو چھپا رکھا ہو اور بیچ بیچ میں چالیس روز تک اسکو شاگردوں پر ظاہر کیا ہو اور بعد اُسکو اسطرح چھپالیا ہو کہ اُسکی کچھہ خبر کسیکو نملی اور یہہ سب کچھہ اس نیت سے کیا ہو کہ شاگردوں کو یہہ خیال ہو کہ ہمارا خداوند جو مرگیا تھا پھر جی اُٹھا ہے بلکہ آسمان پر چڑھہ گیا میری عقل میں یہہ خیال محال ہے۔ اور قرین قیاس یہہ ہے۔ کہ اگر دشمنوں کے پاس وہ جاتا تو گرفتار کرکے پھر اُسے صلیب پر دوبارہ چڑھواتے +

سوائے اسکے یہہ خیال اخلاقی قاعدہ سے ناممکن نظر آتا ہے کیونکہ اسمیں مسیح کے ذمہ میں اول درجہ کا دغا اور فریب سمجھا جاتا ہے کہ وہ جب پتھر ڈھلکا کر اپنے شاگردوں کے پاس نہ گیا بلکہ کسی مکان میں چھپ رہا۔ اور وقتاً فوقتاً اپنے شاگردوں پر ظاہر ہوتا رہا اور بعد چالیس دن کسی ایسے مکان میں چھپ گیا۔ کہ اُنکو نظر نہ آیا اور یہہ سب کچھہ اس خیال سے کریں کہ شاگردوں کو فریب دیکر سمجھاویں کہ میں مُردوں میں سے جی اُٹھکر آسمان پر چڑھہ گیا۔ میری سمجھ میں ایسا کام مسیح کے ذمہ لگانا نہائت نامکن ہے خصوصاً جب ہم سوچتے ہیں اور اُسکی پچھلی زندگی اور تعلیم پر نظر کرتے ہیں

دوسرا خیال یہہ ہوسکتا ہے کہ مسیح کے شاگردوں نے اُسکی لاش کو چُرالیا اور جھوٹ سے یہہ مشہور کردیا کہ وہ مردوں میں سے جی اُٹھا ہے بلکہ اُسکو چالیس دن تک اُنہوں نے وقت بوقت دیکھا ہے آخر کو اُنہیں کے سامنے وہ آسمان پر چڑھ گیا۔ یہہ خیال ایسا ہی ناممکن ہے جیسا پہلا کیونکہ مسیح کی قبر پر نہ صرف پتھر رکھا ہوا تھا بلکہ اُسپر مُہر بھی کردی تھی اور پھر اپنے سپاہیوں کو تعینات کردیا تھا رومی سپاہیوں کا پہرہ اُسکی نگہبانی کررہا تھا مسیح کے شاگرد قریب تمام کے کمزور کم حیثیت اور کم قدر لوگ تھے وے یہودیوں کے خوف سے مسیح کے پاس سے بھاگ گئے تھے سوائے پطرس یوحنا اور کئی عورتوں کے اور کسیکا ذکر اُسکی موت کے وقت نہیں ملتا یہہ بالکل ناممکن معلوم دیتا ہے۔ کہ ایسے لوگ اُسکی لاش چُروانے کے قابل ہوں یہہ بات بھی ہمارے قیاس سے باہر ہے کہ سارے شاگرد متفق ہوکر اس جھوٹ کو باندھہ سکیں۔ کیونکہ یہہ بیان ہوا ہے کہ گیارہ رسولوں نے اُسکو دیکھا اور کئی عورتوں نے اور ایک مرتبہ جب وہ آسمان پر چڑھ گیا ایک بڑی جماعت شاگردوں کی وہاں موجود تھی اخلاقی قاعدہ سے بھی یہہ خیال محال نظر آتا ہے۔ کیونکہ شاگردوں کی خاصکر رسولوں کی زندگی اور تعلیم پر غور کرنے سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ یہہ لوگ سچے تھے اور سچائی کے سکھانیوالے تھے اور اپنی کلام اور تعلیم کیواسطے بڑے دکھہ اور تکلیف اُٹھائی بلکہ اپنی جان تک بھی دریغ نہ کی ہم یقین نہیں کرسکتے کہ ایسے لوگوں نے یہہ سب کچھہ جان بوجھ کر کیا کہ اُنکے پیغام کی بنیاد بالکل جھوٹی ہے اُنکا پیغام سچا ہو یا جھوٹا لیکن وے بیشک اُسے سچا سمجھتے تھے +

بعضے لوگوں نے انجیل نویسوں کے بیان میں فرق اور اختلاف دکھلایا ہے اگر اختلاف بھی ثابت ہو تو اُنکے بیان کی سچائی پر داغ نہیں لگ سکتا صرف اُنکے لفظی الہام پر شک پیدا ہوسکتا ہے

کیونکہ یہہ اختلاف ادنیٰ اور خفیف باتوں میں ہے مثلاً لوقا اور یوحنا نے دو فرشتوں کا ذکر کیا ہے جو عورتوں کو قبر پر دکھلائی دیئے - اور متی اور مرقس نے ایک فرشتہ لکھا ہے وغیرہ اس قسم کا اختلاف میری سمجھ میں اُنکی سچائی ثابت کرتا ہے کیونکہ اس سے یہہ ظاہر ہوتا ہے - کہ انہوں نے اکٹھا ہوکر اُس قصہ کو نہیں بنایا - بلکہ ہر ایک نے جیسا اُسکو تحقیقات سے دریافت ہوا قلمبند کیا + (باقی آئندہ)

(پادری) کے - سی - چٹرجی ہوشیارپور

چراکارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

مجرم کی سزا اُسکے ارادہ کے بموجب ہوتی ہے - ارادے سے یہہ مراد نہیں کہ مجرم جیسی گوشمالی خود تجویز کرتا ہے وہی دیجاتی ہے بہ ہمارا مطلب ارادے سے یہہ ہے کہ اگر جرم جس میں مجرم گرفتار ہوا ہے ارادتاً اور قصداً سرزد ہوا ہے تو گرفتار کئے کی سزا اقرار واقعی پاتا ہے اور اگر بعد از تفتیش ثابت ہوجائے - کہ واقعہ اتفاقیہ یا سہواً سرزد ہوا ہے تو مجرم چھوٹ جاتا ہے - نکتہ چین عیب بین کو ہمیشہ خیال رکھنا چاہیے کہ جس بات میں اعتراض کیا چاہتا ہوں - جس پر گرفت کیا چاہتا ہوں - حقیقت میں وہ میرے اعتراض کے مطابق حال ہے یا نہیں - مجرم کو (باوجودیکہ اُسکے ذریعے وہ قتل سرزد ہوا) اُسکے ارادہ کے بموجب رہا کردیتے ہیں لیکن اخبار نویسوں اور بااخباروں کے مربیوں میں ایسی سکھا شاہی مچ رہی ہے کہ مربیجا ارادات نیک دیکھتے ہیں تو بھی قلم سے زبان سے ملامت سے حملہ کرتے نہیں شرماتے - جسکا خیال نیک ہے اُسے بدخیالی سے متہم گرداننا - جسکے اوصاف حمیدہ ہیں اسے بدوصفی سے ملزم ٹھہرانا جو رحم دل ہے اُسے سخت دل اور ظالم بنانا گویا جیتے جاگتے انصاف کو مار مار کر سلانا ہے - اپنی کارکردگی کے اظہار کیواسطے یا اپنی منطقی طبیعت کے اشتہار کیواسطے کسی بے عیب کے دامن پاکیزگی پر دھبا لگانا شیوۂ اخلاق نہیں - اگر کسی کی توہین کو جی چاہے ہجو میں خامہ فرسائی طبیعت کو اچھی لگے اور باز نہ رہ سکے تو خیر اُنکو بُرا بھلا کہو جو اس صفت بد کا حقیقتاً موصوف ہو - ہجو اور اہانت کو کھلونا تصور کرلینا اور جی کے ہاتھ میں دیدینا بُری کھیل ہے اُس حالت میں اور بھی زیادہ جبکہ وہ شخص تعریف کے لائق ہو جسکی برائی کیجاتی ہے +

شیر ببر کو خرگوش بناکر جھاڑیوں میں بھگانا - چیتے کو گیدڑ بھبکیوں سے ڈرانا موزوں نہیں گو اخبار کے کالم پُر ہو سکتے ہیں میں نے کوہ نور مطبوعہ ۱۸ - مئی میں لجھنہ اس کا ذکر پڑھا - جسکے خط کی نقل نور افشاں اقرار کے بموجب شائع کریگا - اور اُس خط کو دیکھکر ناظرین پر روشن ہوجائیگا کہ ایڈیٹر* کوہ نور دام فریب چاہ ذلالت کیا ہی بدوضعی سے استعمال کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں ع

چراکارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی - ہمیں افسوس صرف اتنا ہے کہ کوہ نور نے اسم بامسمیٰ ہوکر نہ دکھایا - کوہ نور اگر کوہ نور ہوتا تو اُسکو حقیقت نظر آتی اور ایسی زبان درازیاں نہ کرتا ایک نوجوان طالب علم جو ذات کا برہمن تھا عیسائیوں کے دام فریب میں پھنسکر چاہ ذلالت میں گرنیکو تھا خبر ہوجانے پر آریہ سماج .... "بلکہ سچ سمجھکر لکھتا +

آپ تو زبان دان ہیں اور یکے - اسلئے میں تشریح تو نہیں کرتا پر یاد دلاتا ہوں کہ برائے مہربانی ذرا دام پر غور کیجئے - کہ صیاد کے دام بچھانے اور صید کو گرفتار کرنے سے یہہ غرض ہوتی ہے - کہ یا تو اُسے آپ ہی بھگارے یا پیچ پانچ کو لگا کھائے لون ڈال سے ہنڈیا گرم کرے - اصطلاحاً اُس انتظام سے مراد ہے جس سے کوئی زبردست کسی زیردست کو جبراً کسی فعل کا فاعل ٹھہرائے یا کسی بلا میں پھنسائے اور اس انتظام سے اُس زبردست کی بہبودی یا مطلب براری مقصود ہوتی ہے آپ اگر اپنی توجہ رجوع فرمائیں انصاف کو کام میں لائیں - تعصب کی جڑ ہٹائیں تو دست بستہ سوال ہے کہ کیا مسیحیوں کی اور اُنکے منادوں کی یہی غرض ہے کہ طائر روح کو تیر فریب سے مجروح کریں تاکہ کسیطرح کی مقصود رسی نصیب ہو - اور آپکے صید بھی کیسے زبردست اور کمزور ہیں کہ جنہیں آپ صیاد تصور کئے بیٹھیں ہیں انہیں کو ملامت اور دشنام کی اینٹوں سے مارتے ہیں پادری فورمن صاحب ایک زندہ نمونہ آپکی آنکھوں کے سامنے موجود ہیں کہ گھر بار چھوڑ چھاڑ کر - عزیز و اقربا سے رشتہ تعلق کاٹ کر تم لوگوں میں چلے آئے ہیں ہمیں کو پڑھایا اور ہم سے ہی گالیاں کھائیں - بُرا بھلا سُنا اُدھر سے کیا سلوک اور اِدھر سے کیا سلوک - ایسی بدسلوکی میں چالیس برس سے زیادہ کٹ گئے اور ابتک اُنہوں نے چوں نہیں کی - اسے دام فریب کہتے ہیں اگر دام اور فریب سے کام نکالنا منظور ہوتا تو کیا ابتک عیسائی لوگوں کی یہی تعداد رہتی غضب ہے کہ محمود دو تین حملوں میں اسقدر بت شکستہ کر جائے اور عیسائی فریب اور حکومت دونوں رکھکر اسقدر تھوڑی ترقی اتنے عرصہ میں کریں +

پھر صیاد صید کو ہلاک کرتا ہے اُس سے اپنا فائدہ نکالتا ہے اس بات میں بھی ایک عجیب معاملہ نظر آتا ہے کہ اس دام کے صیاد صید کو زندہ رکھنا چاہتے ہیں - اور اُنکو دانہ دیتے رہتے ہیں - ڈنگر سے آدمی بنا دیتے ہیں - شریروں سے نیکوکار بنانے کی کوشش کرتے ہیں - اور اکثر دنیوی مراتب تک بھی پہنچا دیتے ہیں نصیحت اور وعظ میں آپ مشغول رہتے ہیں اوروں کو رکھتے ہیں کیا خوب چھُری ہے - اور فائدہ گالیاں +

اگر کوہ نور اسے دام فریب کہے اور باوجودیکہ مسیحی سچ ارادات سے واقف ہوکر تو اُسکے نور پر ہمارا فاتحہ +

اور پھر جس طرز و طور مسیحی کو آپ دام کہتے ہیں وہی آپکے ہاں ہدایت ہے مسیحی دام کی نقل اُنکی ہدایت ہے - مثلاً گیت گا گاکر عبادت کا آغاز سرمن سے اُسکا انجام منادوں کا تقرر - سکولوں کی بنیاد - کالجوں کی ساخت مفت کام کرنا - نومریدوں کو وظیفہ دینا وغیرہ اسی دام کے رشتہ ہیں - اگر نہیں تو کہاں سے لئے اب سے دس برس پہلے جب یہہ طفل نوخیز آریا بستر عدم پر آنکھیں بند کئے سو رہا تھا تب یہہ ڈھنگ یہہ طور کہاں تھے یا مسیحیت کے آنے سے پہلے یہہ طرز و طریق کہاں تھے - مسیحیت کے باغ مدام بہار سے خوشہ چینیاں کرکے دامن بھر لئے اور پھر اُسی نمکدان کو چُور چُور کرنے پر کمر باندھی جس سے نمک لے لیکر اپنے کھایا - ؎ کس نیاموخت علم تیر از من + کہ مرا در عاقبت نشانہ نکرد +

* یہہ بیان پرچہ موصوف کے صفحے کارسپانڈنسز میں درج تھا جسکو ہمارے نامہ نگار نے ایڈیٹر کی تحریر سمجھا ہے - لہذا نامہ نگار کوہ نور اسپر غور کرے + ایڈیٹر

معلوم نہیں کہ آپ لفظ ضلالت کو دنیوی بیخبری کی معنے میں یا گنہگاری کے معنوں میں استعمال کرتے ہیں۔ اغلب ہے۔ کہ گنہگاری کے معنوں میں ہی استعمال کیا ہوگا کیونکہ معاملہ مذہبی ہے +

آپ ہی انصاف کیجئے دلیل کرنیوالا یا شمد ھانے والا دونوں کون ہے۔ آپ تاریخ سے تو واقف ہیں۔ دنیا کی کیا حالت تھی جب یہہ مذہب پیدا ہوا اور کیسی خوبیاں ساتھ لیکر آیا۔ اُن دنوں میں روم و یونان کا کیا حال تھا کہ حکام کسطرح مجرموں کے ہاتھوں میں تلواریں دے دیکر لڑاتے تھے اور خود تماشائی بنکر اور دائرہ باندھکر بیٹھ جاتے تھے اور تماشا دیکھتے تھے۔ مطیع اور مفتوح لوگوں پر کیسا کیسا ظلم ہوتا تھا۔ کتنے بیشمار بتوں کی عبادت کرتے تھے اس مذہب نے آتے ہی ان بُرے دستوروں کا نام و نشان مٹا دیا تلوار سے نہیں طمانچے سے نہیں بر اپنی تعلیم کی تاثیر سے اس تعلیم کی تاثیر سے جیسا تو چاہتا ہو کہ لوگ تیرے ساتھ کریں ویسا ہی تو اُن کے ساتھ کر۔ کہ خون کرنا تو برکنار بے سبب خفا ہونا بجائے خونریزی ہے۔ بد نظری سے دیکھنا بجائے زنا ہے۔ قسم نہ کھا۔ خدا کو سارے زور اور طاقت سے پیار کر اور اپنے ہمسایہ کو اپنے جیسا پیار کر خدا کے فرائض اُسنے ظاہر کئے ظالموں سے رحمدل بنا دیئے۔ اور رحمدلی محدود نہیں رہی وہ ایسی پھیلی کہ اُسنے انگلستان اور تمام یوروپ جالیا۔ وہاں کے لوگوں کے وحشیانہ خصائل دور کئے۔ انہیں ترقی بخشی یہی رحمدلی امریکہ گئی اِن مقاموں سے ہندوستان میں آئی +

ہمکو روشنی دی۔ زبان نہ تھی زبان دی۔ علم نہ تھا علم دیا گو ہم کہتے ہیں کہ زمانہ قدیم میں علم و ہنر کی ہندوستان میں فراوانی تھی لیکن جب یہہ رحمدلی آئی تو مشرقی مطلع بالکل صاف تھا ستی کی سی رسم۔ انسانی قربانیوں کا رواج دور کیا اور صدہا اصلاحیں جاری کیں۔ اب اگر ان باتوں کو جان بوجھکر آپ ضلالت اور گنہگاری سے موسوم کرتے ہیں تو مجبور ہیں

بیش کہ برآوردم زدستت فریاد
ہم پیش تو از دست تو میخواہم داد

(اخبار عام لاہور)

خبریں

روس میں ایک نہایت حسین عورت پر ڈاکہ ڈالی گئی۔ لاہور میں ایک چور نے بڑا کمال کیا کہ ہاتھوں میں ہتھکڑی لگی ہوئی بھی ایک شخص کی جیب کاٹ لی۔ اور پکڑا گیا۔ عدالت سے چھ برس قید سخت کی سزا ہوئی۔ آجکل ایک بڑا ڈاکو نور احمد یسی خیل نامے پکڑا گیا۔ انبالہ ضلع کی تحصیل پیپلی کو پیپلی سے اٹھا کر مقام تھانیسر میں لیجانیکی تجویز ہے۔ جو پیپلی سے تین کوس کے فاصلہ پر ہے۔ رانی صاحبہ کا مکان اسکے لئے درست ہو رہا ہے۔ مہاراجہ دلیپ سنگھ فرانس سے پھر واپس روس میں آگئے۔ سردار ایوب خان خفیہ کوشش کر رہے ہیں کہ کابل کا تخت مجھے ملے۔ مگر یہہ اُمید بالکل فضول ہے۔ امیر کابل بجائے ۱۲ لاکھ کے ۲۰ لاکھ روپیہ وظیفہ سالیانہ مانگتا ہے۔ سکھوں کی بھی ایک خالصہ ٹریکٹ سوسائٹی قائم ہوئی۔ فیروزپور میں ایک بڑا مشہور خونی ڈاکو اور قاتل ہیرا سنگھ نامے گرفتار ہوا۔ جبلپور میں ایک بڑھئی نے چوبی پنجرے میں ۲ شیر گرفتار کئے۔ ایک بنگالی بابو تبت کی زبان کی ڈکشنری تیار کر رہے ہیں۔ ریاست حیدرآباد کے اہتمام سے ہر سال وقف جہازوں پر کئی سو شخص حج کرنے جاتے اور اُسی سامان سے واپس ہند آتے ہیں۔ بقول ایک اخبار مملکت نظام سے ایسے ڈاک کے کارڈ چلینگے جو پیسے میں چار بکیں۔ حال میں جزائر فلپائن میں ایک پھول ملا ہے جسکا رقبہ ایک فٹ ہے۔ شاکھولم میں ایک مشرقی زبانوں کی انٹرنیشنل کانگرس منعقد ہونیوالی ہے۔ یورپ میں آجکل مہاراجہ دلیپ سنگھ کی سوانح عمری شائع ہونیوالی ہے ملک امریکہ میں پُرانے اخبارات کی روی سے مکان تیار ہوتی ہیں۔ مہاراجہ جودھپور نے ہمراہ اپنے بھائی پرتاب سنگھ کے ایک شیر کو گولی سے مارا یہہ شیر ۹ فٹ طول میں تھا۔ ہند میں ایک ہسپتال پاگل کتوں کے کاٹے ہوؤں کے علاج کے لئے قائم ہوگا۔ بقول اخبار عام تجویز پیش ہے کہ پنجاب میں امتحان مڈل اُڑا دیا جاوے۔ پنجاب یونیورسٹی نے یہہ منظور کر لیا ہے کہ جو طالب علم امتحانات مقررہ کی تعلیم کو بجائے دو سال کے ایک ہی سال میں ختم کر کے امتحان پاس کرلے وہ دوسرے سال میں بھی اپنا مقررہ وظیفہ پاسکتا ہے۔ چیف کورٹ پنجاب نے جو ۸۔ نومبر سنہ ۱۸۸۹ء کو سال حال کے لئے نانک صاحب کے جنم دن کی تعطیل منظور فرمائی ہے۔ وہ کل صوبہ پنجاب کے لئے نہیں بلکہ صرف مندرجہ ذیل اضلاع میں ہوگی۔ انبالہ۔ لودیانہ۔ جالندھر۔ ہوشیارپور فیروزپور لاہور۔ امرتسر۔ گورداسپور۔ سیالکوٹ اور گوجرانوالہ انارکلی بازار لاہور میں ۹ مئی کی رات کو دو گاڑیاں باہم سخت طور پر ٹکرائیں جسکے صدمہ سے ایک گاڑی کا گھوڑا مر گیا چونکہ وہ گاڑیاں بغیر لالٹین کے تھیں لہذا ہر ایک کو بیس بیس روپیہ جرمانہ ہوا۔ ایک ذیلدار بنام سردار جمال سنگھ صاحب رئیس کنجی ضلع گوجرانوالہ۔ ایک جاٹ کے ہاتھ سے بُری طرح پر قتل کیا گیا جسکی کیفیت یوں ہے کہ اُسی جاٹ کے بیٹے کو ذیلدار موصوف نے کسی جرم کے سبب قید کروا دیا تھا۔ اسلئے وہ جاٹ اُس سے ازحد ناراض ہو رہا تھا۔ اور اُسکے مارنے کا قصد کر کے وہ جاٹ ذیلدار کے گھر میں گیا۔ اور پہلے بڑی محبت اور خوشامد کی باتیں کرنے لگا اور آخر کو کہنے لگا کہ مہربانی کر کے ذرہ باہر آکر ایک خط پڑھ دینا۔ چنانچہ جب وہ باہر نکلا تو اُسی وقت جاٹ نے اُسپر حملہ کر کے چاقو سے اُسے زخمی کر ڈالا۔ اور اُسکے ساتھ اور بدمعاش بھی مل گئے اور اُسکو قتل کر کے اُس ذیلدار کے اندر گھس گئے اور اُسکی عورت کو بھی قتل کر ڈالا۔ اور بعد تمام گھر کا مال اسباب لوٹ لیا۔ جسکا اندازا قریب ۰۰۰ا روپیہ کے بتایا گیا ہے۔ ۱۸ تاریخ تک اُن میں سے پولیس کی سعی و کوشش سے ۳ آدمی گرفتار کئے گئے ہیں۔ اور باقیوں کی تلاش ہو رہی ہے۔ گورنمنٹ نظام نے پانچہزار روپے کے وظائف منظور فرمائے جو تمام ہندوستان کے ایسے مفلس طلباء کو مل سکینگے جو انٹرنس کا امتحان پاس کر کے ایف۔ اے اور بی۔ اے کلاس

میں تعلیم پائی جاتی ہیں۔ **کیلیفورنیا** میں ایک شاعو مسٹر پاربل نامی نے اس علت میں اپنی عورت کو طلاق دینکی اجازت کے لئے عدالت سے درخواست کی ہو کہ وہ اُن کی نظم پڑہتی ہی۔ اور موقعہ پاکر پھاڑ ڈالتی ہی۔ اور اسی طور پر اُن کے دل کو بہت دکھاتی ہو۔ مگر جج صاحب نے طلاق کی اجازت نہ دی۔ **سالانہ** رپورٹ کلیسیا یونان سے معلوم ہوا کہ روس کے لا مذہب آدمیوں کی تعداد سال حال میں دو چند ہو گئی ہو۔ اسّے شاہنشاہ روس اور وزرار کو سخت تشویش ہی۔ کیونکہ یہہ لوگ کچھہ فرمانبردار بھی شاہنشاہ کے نہیں بلکہ فوجی ملازمت بھی نہیں کرتے۔ **مقام** اودہ کی کے پادری پنڈت کھڑک سنگھہ صاحب نے مبلغ ایک ہزار روپیہ سی۔ ایم۔ ایس کے سکرٹری صاحب کے پاس اس غرض سے بھیجا ہو کہ جموں اور کشمیر میں انجیل کی بشارت کے کام میں یہہ رقم خرچ کی جاوے **پنجاب** میں قریب سات سو روپیہ چینا فیمن ریلیف فنڈ (یعنے چین کے قحط زدوں کی مدد کرنے والی فنڈ) کیواسطے جمع ہو چکے ہیں مگر یہہ رقم بہت قلیل ہی چین کا قحط بہت سخت ہوتا جاتا ہی سیکڑوں بھوکھہ سے تباہ ہو رہے ہیں۔ چینی افسروں کا لالچ قحط زدوں کی مدد کے کام کو زیادہ تر مشکل کر رہا ہی۔ پنجاب کے لئے ضرور ہی کہ اس قلیل چندے کو بڑہانے کی کوشش کرے اور وجوہ طلب کو رفع کرے۔ یہہ فنڈ اب تک جاری ہی۔ **ممالک** مغربی و شمالی کے ایک شہر میں بہت سے ہندو روزمرہ بائبل کے مطالعہ اور یسوع مسیح کی عبادت کیواسطے باہم اکٹھے ہوتے ہیں۔ اور صرف ذات کے بندھن کے سبب علانیہ اقرار کرکے بپتسمہ پانا نہیں چاہتے

ہر ماہ چار سو نئے مسیحی جاپان میں مسیحی کلیسیا میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اگر یہہ ہی حال رہا تو یقین کیا جاتا ہی۔ کہ چند برس میں یہہ ملک ایک مسیحی ملک ہو جاویگا۔ اب یہہ بھی سرکار کیطرف سے اشتہار ہو رہا ہی کہ اتوار کو تمام آدمی ارام کا دن مانیں + ب۔ م۔ ن - نور افشان - خدا اس ملک پر اپنی اور بھی برکت بخشے +

لودیانہ

ہم بڑے افسوس اور غم سے اس خبر کو درج اخبار کرتے ہیں۔ کہ جناب پادری **ڈبلیو کالڈ ووڈ** صاحب مہتمم مشن پریس لودیانہ بمقام کوہ منصوری ۲۲ ماہ مئی ۱۸۸۹ء کو اس جہان فانی سے ملک بقا کو سفر کر گئے۔ اور اُنکی لاش سہارنپور میں ۲۳ تاریخ کو دفن کی گئی۔ صاحب موصوف ایک بڑے پرانے مشنری تھے اور اس ملک میں بہت جگہہ کام کیا تھا۔ چند ماہ سے اُنکی تبدیلی لودیانہ میں ہو گئی تھی۔ مگر اکثر بیمار ہی رہتے تھے۔ ایک بڑا خاندان پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔ ہماری دُعا ہو کہ خداوند کریم اُنکی میم صاحبہ اور اُن کے بال بچوں کو تسلی بخشے +

سالگرہ قیصر ہند کا جلسہ ۲۴ ماہ حال صبح کے وقت پریڈ گروانڈ میں ہوا۔ شہر کے امیر اور رئیس سب حاضر تھے خوب آتش بازی چھوڑی گئی اور شام کو سردار گُربخش* سہائے صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے مکان پر بھی جلسہ ہوا۔ اور وہاں بھی آتش بازی چھوڑی گئی +

ہم بڑی خوشی سے میونسپل کی فیاضی کا اظہار کرتے ہیں کہ کمیٹی موصوف نے مس گرین فیلڈ صاحبہ کے "شارلٹ ہاسپٹل" کے لئے ۳۰ روپیہ ماہوار یعنے تین سو ساٹھہ روپیہ سالیانہ دینا منظور فرمایا ہی۔ اس سے پیشتر کمیٹی صرف ایک سو روپیہ سالیانہ دیا کرتی تھی۔ خرچ تو اس شفاخانہ کا بہت ہی اور شاید اس رقم سے نوکر چاکروں کا ہی خرچ چلیگا۔ کیونکہ کئی ملازم نوکر رکھے گئے ہیں اور ایک نرس بھی بلائی گئی ہی۔ مگر کمیٹی کی فی الحال اتنی ہی مہربانی کافی ہی۔ اور اُمید ہو کہ کمیٹی اس رفاہ عام پر آئندہ کو بھی نظر توجہ رکھیگی۔ اور اس نیک کام میں مس صاحبہ کو اپنی فیاضی سے اور بھی دلیری دیتی رہیگی۔ واقعی ایسے شفاخانے کی بڑی ضرورت تھی اور جب سے یہہ شفاخانہ کھولا گیا ہی تب سے بہت سی عورتوں کا علاج کیا گیا ہی۔ اور بہتوں کو فائدہ پہنچا ہی +

جناب ڈویزنل جج صاحب بہادر انبالہ کئی روز سے یہاں رونق افروز تھے۔ اور مقدمات خون در پیش تھے جنمیں سے ایک تو اکالی کا مقدمہ تھا جو لوگوں کی بھینس والے مقدمے میں تو بری کیا گیا۔ مگر امرت سر والے مقدمے میں ابھی ماخوذ ہی۔ اور دوسرا بیروالا مقدمہ اُسمیں اور سب تو رہا ہو گئے صرف ایک فقیر کو عمر کی قید ہوئی +

اگر بیر والے مقدمہ میں مقتول تین چار یوم اور نہ آتا۔ تو ضرور تین چار جانیں تلف ہوتیں۔ یہہ اُنکی خوش قسمتی ہی کہ مقتول خود بخود فقیروں کے بھیس میں مل گیا۔ سُنا ہی کہ پولیس قاتلوں کا ارادہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن نا بوس ہی ناظرین پولیس کی کارروائی پر غور فرماویں۔ اس دفعہ کچھہ لکھنا مناسب نہیں ہی۔ کیونکہ نور افشاں کے کسی گذشتہ پرچہ میں اس مقدمہ کا تھوڑا سا حال لکھا گیا ہی۔ اُمید ہی کہ گورنمنٹ ضرور اسکا نوٹس لیگی۔ اور رعایا کو پولیس کی بیجا زبردستیوں سے خلاصی دیگی +

اشتہار

ازعدالت منشی دیویداس صاحب منصف درجہ دوم لودیانہ

جیٹھو ولد پیرو جول ذات برہمن ساکن ہلاچور ضلع ہوشیارپور مدعی — بنام فرید پسر دودا ذات گجر ساکن جال کوٹ گگو دائے تحصیل و ضلع لودیانہ مدعا علیہ

مبلغ ما بروئے تمسک

چونکہ سمن در مدیون پر لگایا گیا ہی اور آج وہ غیر حاضر ہی اسلئے اشتہار دیا جاتا ہی کہ مدعا علیہ ۲۴ جون تک حاضر ہو کر پیروی کرے ورنہ کارروائی یکطرفہ کی جاویگی - ۲۱ مئی ۱۸۸۹ء

دستخط عدالت

---

* ایک مضمون اس جلسہ کی بابت ہمارے پاس پہنچا ہی بسبب نہ ہونے گنجائش کے درج نہیں ہو سکا - اُمید ہو کہ آئندہ ہفتہ میں درج کرینگے - ایڈیٹر

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ای - پی نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا